66803 - کیا بیوی سے مباشرت کے مسئلہ میں ابن حزم کی رائے رکھنے والا شخص روزے کی حالت میں بیوی سے بوس و کنار کر سکتا ہے ؟

سوال

اگر خاوند ظاہریہ اور ابن حزم اور علامہ البانی رحمہم اللہ کی رائے پر عمل کرتا ہو کہ جماع کے بغیر منی خارج ہونے سے روزہ نہیں ٹوٹتا تو کیا اس کے لیے رمضان المبارك میں دن کے وقت روزے کی حالت میں بیوی سے بوس و کنار کرنا جائز ہے، چاہے ایسا کرنے سے مذی یا منی بھی خارج ہو جائے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

مذی کا منی خارج ہونے سے حکم مختلف ہے، اہل علم کے اقوال میں سے راجح قول یہی ہے کہ مذی نکلنے سے روزہ باطل نہیں ہوتا، چاہے مرد کی خارج ہو یا عورت کی، اس مسئلہ کے متعلق اہل علم کے اقوال سوال نمبر (49752) کے جواب میں بیان کیے جا چکے ہیں.

دوم:

یہ جاننا ضروری ہے کہ صرف اپنی خواہش اور اشتہاء کی بنا پر کسی بھی عالم دین کا قول لینا حلال نہیں، یا اس لیے کسی عالم دین کا قول لیا جائے کہ وہ قول اس کے چاہت کے مطابق ہے، علماء کرام کے اختلاف کے وقت واجب یہی ہے کہ اسی پر عمل کیا جائے جس کا حکم اللہ تعالی نے دیتے ہوئے فرمایا ہے:

اگر تمہارا کسی چیز میں باہم اختلاف پیدا ہو جائے تو اسے اللہ تعالی اور اس کے رسول کی طرف لوٹاؤ، اگر تم اللہ تعالی اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو، تمہارے لیے یہ بہتر ہے، اور انجام کے اعتبار سے بہت اچھا ہے النساء (59).

اس لیے کسی کے لیے یہ کہنا حلال نہیں کہ: میں علماء میں سے فلاں کے قول پر عمل کرتا ہوں، حالانکہ وہ قول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کے متصادم ہو.

اسی لیے امام شافعی رحمہ اللہ کہا کرتے تھے:

علماء كرام كا اجماع ہے كہ جس كے ليے بھى نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى سنت واضح ہو چكى ہو تو اس كے ليے اسے كسى شخص كے قول كى بنا پر ترك كرنا جائز نہيں . اھـ

ديكھيں: مدارج السالكين (2 / 335).

چنانچہ جب صحيح دلائل كے ساتھ حكم ثابت ہو چكا ہو تو پھر كسى شخص كو بھى كوئى قول كہنے كا حق حاصل نہيں چاہے وہ كوئى بھى ہو.

مشت زنى كرنا، يا عورت سے مباشرت كرنا حتى كہ منى خارج ہو جائے تو يہ روزہ توڑ دےگا، جمہور علماء كرام كا قول يہى ہے: (جن ميں آئمہ اربعہ امام ابو حنيفہ، امام مالك، امام شافعى، اور امام احمد رحمہم اللہ شامل ہيں) ان كا استدلال يہ ہے كہ: اس نے اپنى شہوت پورى كى ہے، اور روزے دار كے ليے ايسا كرنا ممنوع ہے، كيونكہ حديث قدسى ميں اللہ تعالى كا روزے دار كے متعلق يہ فرمان ہے:

" وہ كھانا پينا اور اپنى شہوت ميرى وجہ سے چھوڑتا ہے "

صحيح بخارى حديث نمبر (1894).

اس كى تفصيل سوال نمبر (71213) اور (65698) كے جوابات ميں بيان ہو چكى ہے اس كا مطالعہ كريں.

ہم اس كا انكار نہيں كرتے كہ اس مسئلہ ميں اختلاف نہيں، بلكہ اس ميں اختلاف پايا جاتا ہے، ابن حزم رحمہ اللہ كى رائے يہى ہے كہ بيوى سے مباشرت يعنى بوس و كنار كے وقت منى خارج ہونے سے روزہ نہيں ٹوٹتا، اور علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے اسى رائے كو راجح قرار ديا ہے.

چنانچہ اگر كوئى شخص علمى طور پر اس رائے كو اپنائے، اور اسے اپنى خواہش كے مطابق نہيں بلكہ علمى طور پر اپنائے تو اس ميں كوئى حرج نہيں كيونكہ انسان اسى چيز كا مكلف ہے جہاں تك اس كا علم پہنچا ہے، ليكن شرط يہ ہے كہ وہ اس رائے كو دلائل اور علماء كرام كے اقوال كے مطابق اپنائے، نہ كہ صرف رخصت اور سہل پسندى كے طور پر.

اس ليے كسى بھى مسلمان كے ليے جائز نہيں كہ وہ علماء كرام كى غلطيوں پر عمل كرتا پھرے، كيونكہ ايسا كرنے سے اس ميں ہر قسم كا شر جمع ہو جائيگا، اسى ليے علماء كرام كا كہنا ہے:

جس نے بھى علماء كرام كے اختلافات پر عمل كيا، اور ان كے اقوال كى بنا پر رخصتوں پر عمل كرنا شروع كر ديا تو وہ زنديق بن گيا يا پھر زنديق ہونے كے قريب پہنچ گيا " انتہى.

دیکھیں: اغاثۃ اللھفان (1 / 228).

زندیق منافق کو کہتے ہیں.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (22652) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اس لیے سائل کو یہ نصیحت کی جاتی ہے کہ وہ اسی پر اکتفا کرے جس پر علماء کرام کا اتفاق ہے وہ یہ کہ بغیر انزال کیے بیوی کو چھونا اور بوسہ لینا تا کہ روزے میں احتیاط ہو سکے، اور وہ بری الذمہ رہے، اور نہ تو روزے کو فاسد کرنے کا باعث بنے، اور نہ ہی حرام فعل کے ارتکاب کا خدشہ رہے، یعنی روزے کی حالت میں جماع جیسی حرام چیز سے اجتناب رہے.

واللہ اعلم .